پیغام

اکرام اللہ ساجد کیلانی

ایک قدم اور آگے . . .

پوری مسلمان قوم کامیابی کا سہرا آپ کے سر باندھنے کیلئے تیار ہے!

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا لیکن حکومت اور اپوزیشن کے مابین چپقلش چل بھی نکلی ہے ۔ حکومت اسے اپنا کارنامہ ثابت کرکے کریڈٹ حاصل کرنا چاہتی ہے جبکہ عوامی رہنماؤں میں سے بعض اس کامیابی کا سہرا عوام کے سر باندھ رہے ہیں اور بعض اسے محض فضل الٰہی سے تعبیر کر رہے ہیں ۔

خاکسار اس سلسلہ میں جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی کارنامہ انجام دے کر اس پر بغلیں بجانا پست اقوام کا شیوہ ہے ۔ لیکن مسلمان قوم ایک عظیم قوم ہے اور اس عظیم قوم کی روایات ہر دور میں یہی رہی ہیں کہ اس نے بڑی سے بڑی کامیابی سے ہمکنار ہو کر بھی اس کا کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش نہیں ۔

میدانِ بدر میں تین سو تیرہ نے ایک ہزار کو شکست دی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اس شان سے فتح کیا کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے ، صحرا نشینانِ عرب نے پیٹ پر پتھر باندھ کر کجکلاہانِ قیصر و کسریٰ کی قبائیں چاک کیں اور ان کے تاج اتار کر اپنے قدموں میں روند ڈالے ، سترہ سالہ جرنیل کی قیادت میں لڑنے والے مجاہدین نے نہ صرف سرزمینِ سندھ بلکہ اس کے باسیوں کے دل بھی مسخر کر ڈالے ، محمود غزنوی نے مٹھی بھر فوج کے ساتھ سومنات کی دیواروں تلے جمع ہونے والے ہندوستان کے تمام بت پرستوں کو شکستِ فاش دی ،

لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ان مجاہدین نے ان کامیابیوں کو کبھی بھی اپنا کارنامہ ثابت کرنے کی کوشش نہ کی بلکہ اس کے برعکس ہر ایسے وقت میں ان کی نگاہیں بارگاہِ حقیقی میں انکساری اور

اور اظہارِ عبودیت کے لئے جھک جھک گئیں اور زبانوں پر تسبیح و تقدیس کے کلمات جاری ہونے رہے۔

آج جبکہ کچھ لوگ اس کامیابی کا سہرا اپنے یا عوام کے سر باندھنے کی فکر میں ہیں، ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ یہ محض خالقِ حقیقی کا احسانِ عظیم ہے جس نے ایک خطرناک گروہ کی سازشوں کے اثراتِ بد سے ہمیں بچا کر ایک اور موقع بخش دیا کہ ہم اپنی بقیہ ساری زندگی اس کی بندگی اور اطاعت و فرمانبرداری میں گذار دیں گے اور اس کے اوامر و نواہی کو دل و جان سے بجا لائیں گے۔

زوال پذیر قوموں (خدا ہم پر رحم فرمائے) کی ایک افسوسناک خصوصیت یہ ہے کہ وہ تلخ حقائق کو کھوکھلے نعروں میں چھپانے کی کوشش کرتی ہیں: اور ہماری حالت ہم سے مخفی نہیں ——— کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے کے بعد ہم خالقِ حقیقی کا شکر کہاں تک بجا لائے ہیں؟

کاش اس ماہِ مبارک (رمضان) کی شرم ہی ہمیں دامن گیر ہوتی جو ہم پر سایہ فگن ہے!

مجھے بتایئے کہ "لا الٰہ الا اللہ" کا مطالبہ رکھنے والے اس ملک میں کیا سارا دن ہوٹلوں کا کاروبار جاری نہیں رہتا؟ دفتروں میں چائے کے دور نہیں چلتے؟ بر سرِ عام (بڑی ادا سے) سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے فضا میں نہیں چھوڑے جاتے؟ سینماؤں میں دن رات طوفانِ بدتمیزی بپا نہیں رہتا؟ دن بھر ریڈیو سے بیہودہ گانوں کی بھرمار نہیں رہتی؟ اور ٹیلیویژن پر عین اُس وقت فلم نہیں چلتی جبکہ کچھ دیوانے، مسجدوں میں خدا کے حضور مؤدب کھڑے ہو کر تلاوتِ قرآن سنتے ہیں۔

——— مجھے بتایئے کہ کیا یہ ساری حرکتیں اس قوم کے شایانِ شان ہیں جس کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر اور رسولِ آخری کی امت ہونے پر ناز ہے؟ اور کیا یہ تمام اعمال اس قابل ہیں کہ ان سے خوش ہو کر خدا تعالیٰ ہم پر اپنے انعامات کی بارش برسائے اور ہمیں اپنی طرف سے ایسی فتح و نصرت کا حقدار قرار دے جس کی بدولت ہم "کارنامے" سرانجام دے سکیں ——— بلکہ میں تو یہ سوچتا ہوں کہ ہم زندہ کیسے ہیں؟ خدا کی نافرمانی کر کے خدا کی زمین پر چلتے پھرتے کیونکر ہیں اور ہم پر عذابِ الٰہی کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا؟ ——— شاید یہ اس کی رحمتِ بے پایاں کا کرشمہ اور اس کے محبوب رحمۃ للعالمین کی دعا کا اثر ہے کہ ہم عذابِ الٰہی سے محفوظ ہیں۔

——— لیکن کب تک؟ تاریخ گواہ ہے کہ قدرت کسی قوم کی انفرادی غلطیاں تو معاف

کردیتی ہے لیکن اجتماعی غلطیاں کبھی معاف نہیں کرتی ۔ . . اور اے اہلِ وطن ، اے راہنمایانِ قوم ، ممبرانِ اسمبلی اور اے اصحابِ بر سرِ اقتدار ، خداوندکریم نے آپ کو ایک الگ مملکت اس لئے دی تھی کہ آپ اس میں صرف خدا ، رسول اور اسلام کے نام کا ڈنکا بجائیں ـــــ اس مملکتِ خداداد میں خدا ہی کے احکام چلیں اور خدا ہی کا نازل کردہ قانون اس سرزمین میں نافذ ہو ، نہ اس لئے کہ ہم احکامِ خداوندی کو پسِ پشت ڈال دیں ، فرامینِ رسول کی بے حرمتی کریں ، آیاتِ قرآنی کا مذاق اڑائیں اور ان کی کھلم کھلا توہین کریں ۔

سنیئے ! عوام پر بالعموم اور خواص (برسرِ اقتدار طبقہ) پر بالخصوص یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ اس مملکتِ خداداد پاکستان میں جلد سے جلد اسلامی نظام نافذ کیا جائے تاکہ دینِ خداوندی کے ساتھ یہ استہزاء فی الفور بند ہو اور اس سے قبل کہ ہم ذلت کے انتہائی گڑھے تک پہنچ جائیں اپنے آپ کو سنبھال لیں اور بحیثیت امتِ مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر لیں ۔

سنیئے ! اگر آپ کریڈٹ حاصل کرنا ہی چاہتے ہیں ، . . .

. . . اگر آپ نے قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے مسلمانوں کی آبرو رکھ لی ہے ،

. . . اور اگر آپ نے یہ کارنامہ سرانجام دے کر پاکستان کو بچا لیا ہے ،

تو ایک قدم اور آگے بڑھائیے ، اس سرزمینِ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کر دیجئے ،

ـــــ پوری قوم کامیابی کا سہرا آپ کے سر باندھنے کے لئے تیار ہے ! (اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو)

گذشتہ شمارہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں مولانا عبید اللہ عفیف کے ایک مضمون ، بعنوان "حیات و نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام" کی پہلی قسط شائع ہوئی تھی اور دوسری قسط شمارہ زیرِ نظر میں طبع کرنے کا وعدہ تھا ۔ ہم اپنا یہ وعدہ پورا نہ کر سکنے کے پر قارئین سے معذرت خواہ ہیں کیونکہ رمضان کی تعطیلات کے باعث مولانا سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا ۔ رابطہ قائم ہونے اور مضمون کی وصولی پر ان شاء اللہ یہ وعدہ فی الفور پورا کیا جائے گا ۔	اعتذار